آج مسلمانوں کے زوال کی [illegible]
کے لیے [illegible]) کیونکہ سب سے [illegible] پر مشتمل [illegible] کی سب سے [illegible]
[illegible] اور [illegible] ہے اور [illegible] ہے کہ [illegible]
[illegible] دنیا [illegible] کے لئے سب [illegible]
اور اس کا نام "قرآن شریف" ہے۔

اور کیا وجہ ہے کہ مسلمان آج ذلیل و خوار ہے، اکثر لوگ اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ آج کا مسلمان بدعمل ہے اسلئے ذلیل و خوار ہے۔ اور یہی لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ آج کی دنیا میں ہندوستانی مسلمان ہی سب سے زیادہ منتشر اور ذلیل ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ آج ساری دنیا میں ہندوستانی مسلمان ہی سب سے زیادہ مظلوم اور ذلیل و خوار ہے۔

لیکن مسلمانوں کی بدعملی کا رونا رونے والے یہ بھول جاتے ہیں کہ جو لوگ اور جو قومیں آج ہم پر حکومت کر رہی ہیں اور جن کے ٹکڑوں کے ہم محتاج ہیں۔ ان کی اخلاقی زندگی ہم سے بھی کہیں گئی گذری ہے۔ تو آخر وہ کیوں ہم سے برتر ہیں اور ہم ان کے محکوم ہیں۔

اس سوال کا جواب کہیں یہ تو نہیں ہے کہ آج مسلمانوں کی تخلیقی اہلیت قرآن و حدیث کو اسلئے پڑھتی ہے کہ مسئلہ نکالے۔ یا اسلئے پڑھتی ہے تاکہ اپنے فرقے کی برتری ثابت کرے یا نیا فرقہ بنائے۔ یا اسلئے پڑھتی ہے تاکہ وہ ایک سماج کا تصور پیش کرے، جس کا ڈھانچہ اس وقت بنا تھا۔ جبکہ دنیا میں قبائلی سماج پایا جاتا تھا اور قرآن کے اکثر احکام بھی یہ بھولے ہوئے ہیں۔ کہ آج جس دور میں ہم جی رہے ہیں وہ قبائلی جاگیردارانہ دور سے نکل کر عروج یافتہ صنعتی دور میں داخل ہو چکا ہے۔ جس کی وجہ سے سماج کے تمام اداروں کی ہیئت و نوعیت بدل چکی ہے۔ (خواہ وہ سیاسی ادارہ ہو، خواہ معاشی، خواہ سماجی) اور قرآن و حدیث کے طالب (تخلیقی اہلیت)

کرچا ہے وقت سے زبردست للکار اور چیلنج کا مقابلہ ہے۔ اس لئے ہماری تخلیقی اقلیت جب تک جدید اداروں اور نظریات سے مرعوبیت [illegible] حاصل کرکے قرآن و حدیث کی روشنی میں ان کا تنقیدی جائزہ نہیں لے گی۔ اور ان کے مضر رساں و منفعت بخش پہلوؤں کو واضح کرکے عوام کے سامنے عصر حاضر کے سب سے اہم اور صحیح ترین چیلنجوں اور مسئلوں کو نہیں پیش کرے گی۔ اس وقت تک یہ قوم نہ متحد ہوسکتی ہے اور نہ اپنا کھویا ہوا وقار حاصل کرسکتی ہے۔ بلکہ اس کے امکانات زیادہ روشن ہیں کہ یہ اپنا تشخص و وجود کھو بیٹھے۔ اور اپنی حقیقت کو بالکل فراموش کرکے جدید اداروں کی اندھی ثقافت اور ان کے سبب جاہلانہ روشنی کی قربان گاہ پر بھینٹ چڑھ کر ہمیشہ ہمیش کے لئے معدوم ہوجائے۔ ● (ختم شد)

تاریخ ملت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک، خلافت راشدہ کا بیان، خلافت بنی امیہ، خلافت ہسپانیہ، خلافت عباسیہ، تاریخ مصر، خلافت عثمانیہ، تاریخ مغلیہ، اور آخر میں سلاطین ہند کی مکمل تاریخ۔ یہ سب نہایت جامعیت کے ساتھ اس کتاب میں یکجا موجود ہے۔

یہ کتاب گیارہ حصوں میں مکمل ہے۔

ہر حصہ اپنے موضوع پر جامع اور خود بھی مکمل ہے۔

مکمل سیٹ کی قیمت مجلد 294/50

عربی تنقید نگاری، تاریخ، اصول و مسائل

جناب محمد سمیع اختر فلاحی، ریسرچ اسکالر، شعبۂ عربی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ۔

ماحول :-

کوئی بھی ادیب یا فنکار اپنے آپ کو ماحول کے اثرات اور زمانے کے تغیرات سے علیحدہ نہیں رکھ سکتا۔ ہر فنکار کی تخلیق اس کے گرد و پیش کے ماحول کا عکس ہوا کرتی ہے۔ اگر کسی شاعر کا تعلق پرسکون علاقے سے ہے جو ہر طرح کے انتشار و اضطراب سے دور ہے تو اس کی شاعری میں سکون اور ٹھہراؤ ہوگا۔ وہ ہلکے پھلکے موضوعات کا انتخاب کریگا چنانچہ اموی دور میں جب دارالخلافہ مدینہ سے دمشق منتقل ہو گیا۔ تو حجاز کا علاقہ ایک پرسکون خطہ بن گیا۔ اور وہاں غزلیہ شاعری کو کافی ترقی ملی۔ اس طرح وہ علاقے جہاں کے ماحول میں تیزی ہوا کرتی ہے جو سیاسی اضطراب اور فکری انقلاب کا گہوارہ ہوتا ہے۔ تو ظاہر ہے وہاں کی شاعری میں بھی تیزی ہوتی ہے اور شعراء کے موضوعات میں سیاست، حکومت اور قبائلی عصبیت کے مسائل کو جگہ دی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر ہمیں اموی دور کے کسی شاعر پر تنقید کرنا ہو تو اس کے علاقے کے حالات اور اس کے سیاسی نظریات کو معلوم کرنا نہایت ضروری ہوگا۔ ایک ناقد اموی شعراء کے

ادیب جدید کا مقام اس وقت تک متعین نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ اس کے ماحول اور اس زمانے کے سیاسی حالات سے واقف نہ ہو۔

علاقے سے واقفیت :-

ہر علاقے کی علاقائی خصوصیات ایک دوسرے سے مختلف ہوا کرتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایک ہی زمانے میں رہنے والے دو الگ الگ علاقوں کے فنکاروں کی ادبی خصوصیات ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں۔ مختلف علاقوں کے افراد کے رہن سہن، بود و باش، رسوم و رواج اور عادات و اطوار میں نمایاں فرق ہوتا ہے۔ اور ان کی مخصوص تہذیبی و سماجی خصوصیات وہاں کی ادبی تخلیقات پر پوری طرح اثر انداز ہوتی ہیں۔ چنانچہ ہم اندلس اور بغداد کے شعراء کے کلام میں ان کی تہذیبی روایات اور معاشرتی اقدار میں اختلاف کی وجہ سے نمایاں فرق محسوس کرتے ہیں۔ اندلس چونکہ نہایت سرسبز و شاداب، ہرا بھرا اور فطری مناظر سے بھرا پڑا علاقہ تھا۔ اس لئے وہاں کے شعراء نے فطرت سے پوری طرح جڑ کر اشعار کہے ہیں جب کہ بغداد مختلف عجمی تہذیبوں کا مرکز تھا۔ اور عربی تہذیب نے ان کے امتزاج سے ایک الگ شکل اختیار کر لی تھی لہٰذا وہاں کے شعراء کے افکار و خیالات میں تجدد پسندی کے آثار نمایاں طور پر نظر آتے ہیں۔ اس طرح ایک بادیہ نشین اور ایک شہری شاعر کے اشعار کے درمیان بھی نمایاں فرق نظر آئے گا۔ ایک بدوی شاعر کے خیالات میں صداقت، خشونت، سادگی اور روانی کا عنصر غالب ہوگا جب کہ ایک شہری شاعر کے یہاں رقت، نزاکت، جدت، مبالغہ اور تکلف کے اثرات غالب ہوں گے لہٰذا ایک ناقد کے لئے ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ فنکار کے علاقے اور وہاں کی انفرادی خصوصیات کا پورا لحاظ کریں۔

مذہبی رجحانات کا عمل

کسی بھی فنکار کی تخلیق پر مخصوص دینی رجحانات بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ کسی بھی [illegible] فنکار کے دینی نظریات کی جھلک اس کی تخلیق میں ضرور ملتی ہے [illegible] جاتی ہے وہ کسی ملک اور جس ماحول میں رہتا ہو گا بنیادی اعتبار سے [illegible] کا وہ مذہبی یا عقیدہ کی جھلک ہو گی۔ مثال کے طور پر تو مسیحیت پر اسلام کا تصور جنت و دوزخ قیامت وغیرہ ترجمان اور ان کے شعراء وجود دین کا تذکرہ ان کے کلام میں ضرور ملے گا۔ اسی طرح اشتراکی یا سامراجی ادیبوں کے یہاں ان کے مخصوص بنیادی نظریات کی ترجمانی کسی نہ کسی طور پر ضرور ملے گی۔ اشتراکی ادیب کے یہاں سرمایہ، محنت، مزدور، سرمایہ دار اور انقلاب وغیرہ کا ذکر ضرور ملے گا۔ لہٰذا کسی فنکار کے فن کی صحیح قدر و قیمت کا اندازہ اس وقت لگایا جا سکتا ہے جب کہ وہ فنکار کے فکری رجحانات سے واقف ہو۔

صداقت و عدل کا جذبہ:-

ادیب یا شاعر کی ادبی تخلیقات پر ان کی مخصوص نفسیاتی کیفیات بھی بہت حد تک اثر انداز ہوتی ہیں۔ متنبی اور معری کے اشعار پر اس وقت تک رائے زنی نہیں کی جا سکتی جب تک کہ ان کی نفسیات کا مطالعہ نہ کیا جائے کیونکہ ان کے اشعار میں ان کی مخصوص نفسیاتی کیفیت پوری طرح جھلکتی ہے۔ ابو العلاء معری کی نفسیات پر یاس و ناامیدی کا غلبہ ہے اس لئے وہ ہر چیز کے اندر اس کے تاریک پہلو کو تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے چنانچہ وہ کہتا ہے کہ بچہ جب اس دنیا میں قدم رکھتا ہے تو رونے لگتا ہے اور زندگی بھر روتا رہتا ہے۔ وہ دنیا

[illegible] نفسیات
[illegible] کرتا ہے۔
[illegible] لہٰذا
[illegible] جاتا ہے۔

[illegible]

[illegible] تعصب [illegible] ہرگز نہ دیکھے بلکہ وہ اس کے بارے میں کوئی رائے دیتے وقت [illegible] کو پوری طرح مد نظر رکھے۔ وہ فنکار کے خیالات اور اپنے ذاتی رجحانات میں مطابقت تلاش کرنے کی کوشش نہ کرے ایسا نہ ہو کہ اگر فنکار کے خیالات اس کے نظریات سے میل نہیں کھاتے تو وہ ان کے خلاف فیصلہ دیدے مگر فنی اعتبار سے اس کے اندر کوئی نقص نہ ہو۔ عام طور پر ایسا ہوتا ہے کہ اگر فنکار کی تخلیق ناقد کے مزاج کے مطابق ہے تو وہ اس کی تعریف کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ ایسی [illegible] صورتیں [illegible] ناقد کو تو یہ چاہئے کہ جب وہ کسی ادبی تخلیق کو پرکھے تو تعصب و انفرادی خیالات کو بالکل جگہ نہ دے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ادب کا مطالعہ ایک فن کی حیثیت سے ہونا چاہئے۔ اور ناقد کو اپنی تمام تر توجہ اس ادبی تخلیق پر مبذول کرنی چاہئے جو اس کے سامنے ہے۔ یہ جانے کہ وہ ادیب کی شخصیت اور اس کے عہد کی سیاسی، سماجی و تہذیبی رجحانات سے [illegible] کرے۔ اس کا کام صرف ادبی [illegible] فنی محاسن کی طرف نشاندہی کر کے اس کی ادبی قدر و قیمت متعین کرنا ہے [illegible] اس کے لئے ماحول اور

ادیب کی زندگی سمجھنا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بغیر نہیں حل کیا جا سکتا۔ بعض نقادوں کا تو یہ بھی کہنا ہے کہ ادیب کی ذات کا مطالعہ

اس کی تخلیق سے زیادہ ضروری ہے کیونکہ اس ادبی تخلیق کا سبب وہی ہوتا ہے۔ لیکن [illegible]

[illegible] کی ذات کا مطالعہ [illegible] بلکہ اس کا کام اس کی تخلیق کا تجزیہ کرنا

ہے [illegible] واقفیت ضروری ہے کہ [illegible] تخلیق کو

سمجھا جا سکے۔

حواشی

(۱) [illegible] انتقادی ادب [illegible] ص ۱۱۲

(۲) [illegible] ص ۱۱۵

(۳) نقد ادب - [illegible] ص ۱۱۲

(۴) LITERARY CRITICISM FROM PLATO

TO DRYDEN PAGE 6. بحوالہ نقد ادب۔

(۵) ARISTOTLE: THE ART OF POETRY

بحوالہ نقد ادب۔ PAGE 7.

(۶) [illegible]

PRINCIPLES OF LITERARY CRITICISM (۷)

PAGE - 139

(۸) الموشح - ص ۱۰۶ -

(۹) [illegible] ص ۳۰ - (۱۰) الشعر والشعراء ج ۱، ص ۱۴۳

(۱۱) [illegible] ص ۷۶ - (۱۲) [illegible] ص ۱۹۸

(۱۳) کتاب العمدہ ج ۱ ص ۱۴ (۱۴) الموشح ص ۲۸، ۲۹

(۱۵) الموشح ص ۱۷ (۱۶) " " ۲۸، ۲۷

(۱۷) طبقات الشعراء ص ۱۶ (۱۸) سورۃ الشعراء آیت ۲۲۴

(۱۹) سورہ (۲۰) سورہ طٰہٰ

(۲۱) طبقات الشعراء ص ۳۰، ۳۱ (۲۲) کتاب العمدہ ج ۱ ص ۲۷

(۲۳) کتاب العمدہ ج ۱ ص ۲۷ (۲۴) " " " ص ۳۱

(۲۵) " " " ص ۲۸ (۲۶) " " " ص ۳۰

(۲۷) " " " ص ۲۹

(۲۸) الحیاۃ الادبیہ بعد ظہور الاسلام ص ۲۱۵

(۲۹) طبقات الشعراء ص ۱۸

(۳۰) اثر القرآن فی تطور النقد الادبی ص ۳۲۰

(۳۱) کتاب الاغانی ج ۹ ص ۱۲۸

(۳۲) ایضاً ص ۱۲۹ - (۳۳) النقد الادبی - احمد امین ج ۲ ص ۴۱

(۳۴) نقد ادب ص ۲۱۵ (۳۵) عبدالملک بن مروان [illegible]

(۳۶) الموشح ص ۱۰ (۳۷) موشح ص ۹۱، ۹۲

(۳۸) مقدمہ الشعر والشعراء ص ۹ (۳۹) الموشح ص ۱۶۰، ۱۶۱

(۴۰) کتاب العقد الفرید [illegible] (۴۱) کتاب الاغانی ج ۳ ص ۵۵

(۴۲) تاریخ النقد الادبی عند العرب - احسان عباس ص ۵۱

(٤٣) موشح . ص ٥٥ . (٤٤) موشح . ص [illegible]

(٤٥) كتاب [illegible] ص [illegible] ١٢٤

(٤٦) [illegible] ١٥٥

(٤٩) [illegible] ص ١٤ (٥٠) النقد المنهجي [illegible]

(٥١) الشعر والشعراء ص ٩ -

(٥٢) [illegible] النقد المنهجي [illegible] ص [illegible]

(٥٣) تاريخ النقد الادبي عند العرب ص ١٠٨ -

(٥٤) الشعر والشعراء [illegible] النقد الادبي [illegible]

(٥٧) قواعد الشعر ص ٢٥ - (٥٨) كتاب الصناعتين [illegible] ص [illegible]

(٥٩) تاريخ نقد العرب ص ٩٦ (٦٠) ايضاً [illegible] ص [illegible]

(٦١) " " ص ٩٨ - (٦٢) النقد المنهجي عند العرب ص ٥٨

(٦٣) في النقد الادبي (ضيف) ص ٦٣ (٦٤) [illegible]

(٦٥) يتيمة الدهر ج ٢ - ٢٣٨ -

(٦٦) اسس النقد الادبي (احمد [illegible]) [illegible]

(٦٧) كتاب الحيوان ج ٣ ص ١٢١ - (٦٨) كتاب الصناعتين ص [illegible]

(٦٩) دلائل الاعجاز [illegible] اعجاز القرآن [illegible] ص ٩٣

(٧٠) الشعر والشعراء [illegible] ص ١٥١

(٧٣) نقد الشعر [illegible] ١٠ (٧٤) اعجاز القرآن [illegible] ص [illegible]

(٧٥) اعجاز القرآن ص ٨٦ - (٧٦) كتاب الموازنة [illegible] ص [illegible]

(٧٧) دلائل الاعجاز ج ٢ ص [illegible] كتاب الصناعتين [illegible]

(٧٩) نقد الشعر ص [illegible] ١٢٦ [illegible]